© rasailojaraid.com

کمالات ہستیاں کہاں ہوں گی۔ خامۂ اشکبار کے ان چند قطروں سے دل کی آگ کیونکر بجھ سکتی ہے۔ اگر مولانا کی یادگار میں برہان کا کوئی خاص نمبر نہ بھی شائع ہو سکا تو انشاء اللہ ایک مفصل مضمون عنقریب شائع کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو صدیقین و شہداء کا مقام جلیل عطا فرمائے اور ان کی قبر پر رحمتوں کے بیش از بیش پھول برسائے۔ آمین،

افسوس ہے اسی مہینہ تعلیم جدید کی ایک نامور شخصیت نے بھی داغِ مفارقت دیا۔ خان بہادر مولوی بشیر الدین سرسید اور ان کے رفقا کے عہد کی یادگار تھے۔ انتہا درجہ مخلص، مسلمانوں کا درد رکھنے والے۔ پرلے درجہ کے نیشنلسٹ۔ کٹر مذہبی اور دین دار۔ ان تھک اور خاموشی کے ساتھ نہایت ٹھوس اور تعمیری کام کرنے والے۔ یہ سب اوصاف و کمالات کسی ایک شخص میں مشکل سے ہی جمع ہو سکتے ہیں۔ لیکن قدرت نے مرحوم کی ذات میں یہ سب اوصاف و کمالات بیک وقت جمع کر دیئے تھے۔ ان کا اٹاوہ ہائی سکول جو اب ڈگری کالج ہے صرف اتر پردیش کا نہیں بلکہ پورے ہندوستان کا ایک مثالی اسلامیہ ہائی سکول تھا جس نے سینکڑوں بڑے بڑے اور نامور مسلمان پیدا کئے۔ اس سکول کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ عمدہ اور بہترین تعلیم کے ساتھ اسلامی تربیت کا بھی خاص طور پر خیال رکھا جاتا تھا اور اسکول اور بورڈنگ کے اخراجات اس درجہ کم تھے کہ تھوڑی آمدنی رکھنے والے والدین بھی اپنے بچوں کو یہاں بڑی آسانی اور سہولت کے ساتھ تعلیم دلا سکتے تھے۔ مرحوم نے عمر کافی پائی۔ سو سال سے زیادہ کی عمر میں وفات ہوئی۔ سالہا سال سے بالکل معذور ہو گئے تھے لیکن وضع میں ذرا فرق نہیں آیا۔ ان کا اخبار البشیر بھی برابر جاری رہا اور اسکول کی ترقی کے خیال سے وہ کبھی سبکدوش نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں ان کو جگہ عطا فرمائے اور مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ ان کی یادگار کو نہ صرف یہ کہ باقی رکھیں بلکہ اور اس کو ترقی دیں۔

افسوس ہے اسی مہینہ میں ہمارے ایک نہایت عزیز اور مخلص دوست سید مرتضیٰ علی صاحب نے بھی دہلی میں وفات پائی۔ مرحوم نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کے نواسی داماد تھے۔ حکومت ہند کے محکمۂ دفاع میں اعلیٰ افسر تھے۔ تقسیم کے بعد بھی یہیں رہے۔ دلی کی جامع مسجد کے قریب ان کا آبائی مکان تھا اسی میں رہتے تھے اور جامع مسجد میں نماز اس پابندی سے ادا کرتے تھے کہ وفات سے پہلے سخت مجبوری کے باوجود انھوں نے نماز با جماعت ترک نہیں کی۔ ادارہ ندوۃ المصنفین کے شروع سے محسن اور اس کے کاموں کے بڑے قدر دان تھے۔ اسلام کی محبت اور عشق میں سرشار رہتے تھے۔ بڑے خلیق، متواضع صاحبِ خیر، غیور و خوددار اور حد درجہ پابندِ وضع تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ارزاں ہو۔ آمین

© rasailojaraid.com